اشتیاق احمد کا سنسنی خیز، دل چسپی، مزاح اور جاسوسی سے بھرپور ناول

دوسرا دوست

اشتیاق احمد



maktabaquddusia.com

CamScanner

اشتیاق احمد کا سنسنی خیز، دل چسپی، مزاح اور جاسوسی سے بھرپور ناول

دوسرا دوست

اشتیاق احمد

maktabaddusia.com

بچوں کا کتاب گھر

www.kitaabnagar.com

CamScanner

حدیث شریف

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''جس (مسلمان) شخص کے جسم سے روح اِس حال میں نکلی کہ وہ تین چیزوں سے بری تھا تو وہ جنت میں داخل ہوگا: تکبر، قرض، خیانت۔

(شعب الایمان، رقم الحدیث:1597، اسنادہ ضعیف)

ناول پڑھنے سے پہلے یہ دیکھ لیں کہ.....

- یہ وقت نماز کا تو نہیں.....!
- آپ کو اسکول کا کوئی کام تو نہیں کرنا .....!
- آپ نے کسی کو وقت تو نہیں دے رکھا.....!
- آپ کے ذمہ گھر والوں نے کوئی کام تو نہیں لگا رکھا .....!

اگر ان باتوں میں سے کوئی ایک بات بھی ہو تو ناول الماری میں رکھ دیں..... پہلے نماز اور دوسرے کاموں سے فارغ ہولیں، پھر ناول پڑھیں۔ شکریہ!

مخلص: اشتیاق احمد

maktabaqudduSia.com

دو باتیں

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ دوسرا دوست ہے، اگر یہ دوسرا دوست ہے، تو پھر پہلا دوست کہاں ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ پہلا اور دوسرا دونوں دوست اسی ناول کے اندر ہیں۔ یہ ناول پڑھ کر آپ نے اپنے دوستوں میں چیک کرنا ہے کہ ان میں دوسرا دوست کون سا ہے اور پہلا کون سا؟ یوں آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ کس کے ساتھ دوستی جاری رکھنی ہے اور کس کو دوستی جیسے پاک رشتے سے پاک کرنا ہے۔

والسلام

maktabaqudus.com

اشتیاق احمد

اردو ادب میں جناب اشتیاق احمد کا وہی مقام ہے جو انگریزی ادب میں اینڈ بلائیٹن کا ہے۔ آپ ۱۹۴۱ء میں پانی پت ہندوستان میں پیدا ہوئے۔ ساٹھ کی دہائی میں لکھنا شروع کیا اور اپنی وفات ۷ انومبر ۲۰۱۵ء تک مسلسل لکھتے ہوئے آٹھ سو سے زائد جاسوسی ناول لکھے۔ بچوں کے لیے لکھی گئی ہزاروں کہانیاں اور بیسیوں ناولٹ اِس کے علاوہ ہیں۔ آپ نے بہت سے جاسوسی کردار تخلیق کیے، جن میں محمود، فاروق، فرزانہ، انسپکٹر جمشید سیریز، آفتاب، آصف، فرحت، انسپکٹر کامران مرزا سیریز اور شوکی برادرز ٹیم سرفہرست رہے۔ خصوصاً انسپکٹر جمشید سیریز اشتیاق احمد کی پہچان بنی۔ جناب اشتیاق احمد کے ناولوں کو تین نسلوں نے پڑھا ہے اور اُن سے پاکستانی بچے اور والدین سبھی واقف ہیں۔ آپ کے صرف جاسوسی کام کو ہی دیکھا جائے تو آپ کا کام کئی پہلوؤں سے دوسرے جاسوسی ادیبوں سے یکسر منفرد نظر آتا ہے۔ بلاشبہ بچوں کے اردو جاسوسی ادب کو جناب اشتیاق احمد نے کئی نئی جہتیں عطا کیں۔

سب سے پہلی بات یہ کہ بچوں کے اردو ادب میں آپ سے پہلے کسی نے بھی بین الاقوامی سازشوں کو ناولوں کا موضوع نہیں بنایا۔ تحیر، تجسس، سنسنی خیزی اور مہم جوئی کے چٹ پٹے مصالحوں سے بھرپور نت نئے موضوعات کی اِس بے مثال ڈش کا ذائقہ ایسا لاجواب ہوتا تھا کہ قارئین کافی عرصے تک اِسی ذائقے کے اسیر رہتے اور ایک ماہ میں چار ناول خرید کر پڑھتے۔ دوسری بات جو اشتیاق کے کرداروں کو دوسرے جاسوسی مصنفین کے کرداروں سے منفرد بناتی ہے، وہ یہ ہے کہ آپ کے شہرۂ آفاق کردار ایک بھرپور گھریلو زندگی جیتے نظر آتے ہیں۔ یوں وہ انسانی معاشرے سے کٹے ہوئے روبوٹ نما بے حس انسان نہیں دِکھتے، جو قانون کی بالادستی کے لیے تو جدوجہد کر رہے ہوں مگر اعلیٰ انسانی صفات سے محروم ہیں، بلکہ رشتوں کی قدر اور احترام کرنے والے یہ کردار بلند

اخلاق سے مزین، مجرموں تک پر رحم کھانے اور اُن کی اچھائیوں کے معترف، غریبوں اور بے سہارا لوگوں کی مدد کرنے والے اور اعلیٰ اخلاقی آدرش کے لیے تن من دھن کی بازی لگاتے نظر آتے ہیں۔ وہ حقیقی زندگی کے سراغ رسانوں کی طرح بیک وقت اپنی پیشہ ورانہ اور گھریلو ذمے داریاں نبھاتے نظر آتے ہیں۔ یعنی وہ بیک وقت سراغرساں بھی ہیں اور باپ، شوہر اور اولاد بھی۔

آپ دیکھیں گے کہ انسپکٹر جمشید اور انسپکٹر کامران مرزا نہ تو بطور سربراہِ خاندان اپنے فرائض سے غافل ہیں اور نہ بحیثیت سراغ رساں اپنی پیشہ وارانہ ذمے داریوں سے بے خبر!۔۔۔ بلکہ وہ اپنی سراغ رسانی کی مہمات میں اپنے بچوں کو بھی شریک رکھتے ہیں اور اِس دوران میں اُن کی اُس اخلاقی تربیت کا سامان کرتے رہتے ہیں، جو باپ کی حیثیت سے اُن کا فرض ہے۔ یہ واقعی ایسی بات ہے جس کی مثال کہیں اور نہیں ملتی۔ یہی وجہ ہے کہ جناب اشتیاق احمد کے ناول جہاں تفریح سے بھرپور ہوتے ہیں، وہاں تعلیم و تربیت کی چاشنی بھی اُن میں بھرپور انداز میں موجود ہے۔ سو یہ دعویٰ کیا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ بچوں کی تعلیم و تربیت اور تفریح کے لیے اشتیاق احمد کے ناولوں سے بہتر اردو میں شاید اور کوئی جاسوسی ناول نہیں۔

maktabaquadusia.com

تت... تکلیف

علی کی آنکھ اچانک کھل گئی۔ کمرے میں زیرو کا بلب روشن تھا۔ پہلے اس کی نظر دیوار پر لگی گھڑی پر پڑی۔ رات کے ساڑھے تین بج رہے تھے۔ اب اس نے دیکھا بستر پر نہ اس کے ابو تھے نہ امی۔ دسمبر کی آخری تاریخیں تھیں اور سردی زوروں پر تھی۔ اسے حیرت ہوئی کہ دونوں شدید سردی میں کمرے سے نکل کر کہاں چلے گئے!

علی سات سال کا بچہ تھا۔ اس کا چوں کہ کوئی بھائی بہن نہیں تھا، اس لیے وہ ابھی تک والدین کے ساتھ ہی سوتا تھا۔ وہ اٹھا ہی تھا کہ اس کی والدہ کمرے میں داخل ہوئیں۔ اس نے پریشانی کے عالم میں پوچھا:

''آپ کہاں گئی تھیں، اور ابو کہاں ہیں؟''

''بیٹا! تمھارے ابو ڈرائنگ روم میں ہیں۔ ان کے ایک دوست ملنے کے لیے آئے ہیں۔ وہ ان سے بات کر رہے ہیں۔ میں ان کے لیے چائے بنانے گئی تھی۔''

''اتنی رات گئے کون آ گیا امی جان؟''

''بیٹے! میں ان کے بارے میں نہیں جانتی۔''

اسی وقت اس کے والد کمرے میں داخل ہوئے۔ انھوں نے ایک نظر بیٹے پر ڈالی۔

پھر بولے:

''اچھا ہوا آپ جاگ گئے۔ بات یہ ہے بیٹے! کہ مجھے اچانک جانا پڑ رہا ہے۔ سرکاری اہل کار نے آ کر بتایا ہے۔ دراصل میں جس محکمے میں ملازم ہوں، وہ مجھے کچھ مدت کے لیے ملک سے باہر بھیج رہا ہے۔ اور یہ ضرورت اس قدر اچانک پیش آئی ہے کہ انھیں رات کے وقت آنا پڑا ہے۔ مجھے صرف آدھے گھنٹے میں تیار ہو کر ان کے ساتھ روانہ ہونا ہے۔ آ... آپ یہ سن کر پریشان ہو گئے، لیکن بیٹے! سرکاری ملازمت میں تو یہ ہوتا ہی رہتا ہے۔ ملازمین کو حکومت کہیں بھی بھیج سکتی ہے۔ لہٰذا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ میں آپ کو خط لکھتا رہوں گا۔''

''خط..... لیکن کیوں؟ آپ فون کیوں نہیں کریں گے؟'' وہ جلدی سے بولا۔

''حالات نے اجازت دی تو میں فون بھی کروں گا۔ دراصل وہاں ڈیوٹی بہت ہی خفیہ قسم کی ہوتی ہے۔ بہت احتیاط کی ضرورت ہوگی۔ میرے دفتر کے ساتھی انکل توقیر آپ لوگوں کا خیال رکھیں گے۔ ضرورت کی چیزیں پہنچا دیا کریں گے۔ آپ بس اپنی پڑھائی کا خیال رکھیے گا۔ جب میں آؤں تو یہ سنوں کہ ہمارے بیٹے نے ہر کلاس بہت اچھے نمبروں سے پاس کی ہے اور میں وعدہ کرتا ہوں جب لوٹوں گا تو آپ کے لیے ڈھیروں کھلونے اور دوسری چیزیں لاؤں گا۔ بیٹے! میری درخواست ہے بس آپ خوش خوش رہنا۔ آپ کی امی ہر دم آپ کا خیال رکھیں گی۔ اب میں تیاری کر لوں۔ آپ یہیں ٹھہریں اپنی امی کے ساتھ۔'' یہ کہتے ہوئے وہ غسل خانے میں چلے گئے۔

اس نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اپنی امی کی طرف دیکھا۔ انھوں نے فوراً اس کے